السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

لیورپول سے عبدالقادر دریافت کرتے ہیں کہ بعض لوگوں سے سنا ہے کہ ڈاکٹر اپنے قریبی رشتے سے شادی (کزن میرج) سے منع کرتے ہیں مثلاً چچا کی لڑکی یا ماموں کی لڑکی وغیرہ سے اور اس کے بارے میں ڈاکٹری اصول سے کچھ نقصان بھی بتاتے ہیں۔ اس بارے میں قرآن وحدیث کا حکم چاہئے۔ اس مسئلے کو ذرا وضاحت کے ساتھ شائع کریں کیونکہ بہت سے لوگوں کے دماغ میں الجھن موجود ہے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسلمانوں کے لئے راہ نمائی اور ہدایت کی اصل بنیاد قرآن وحدیث ہیں اور اس کے سامنے اصل اتھارٹی اللہ کا قانون ہے۔ دنیاوی طبی تحقیق کے ذریعے کسی قرآنی اصول کو ہرگز جھٹلایا نہیں جاسکتا۔ طب کی تحقیق میں نئی نئی انکشافات آئے دن ہوتے رہتے ہیں جن میں جدید طبی تحقیق پرانی تحقیق کو کالعدم قرار دے دیتی ہے اور جدید طب میں پہلے دور کی طبی تحقیق کو فرسودہ اور لایعنی قرار دیا جاچکا ہے اس لئے ایک مسلمان کے لئے اصل بنیاد قرآن وسنت کی تعلیمات ہیں۔

اب جب ہم زیر غور مسئلے کا جائزہ قرآن کی تعلیم کی روشنی میں لیتے ہیں تو قرآن نے واضح طور پر ان رشتوں کو جائز حلال قرار دیا ہے اور قریبی شادیوں کے بارے میں کسی ضرر یا نقصان کی طرف کوئی اشارہ تک نہیں کیا۔ اب قرآنی نص کے سامنے کسی وقتی طبی تحقیق کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ اس سلسلے میں دیکھئے سورہ احزاب کی آیت ۵۰ جس میں نبی کریم ﷺ کو مخاطب کر کے حلال رشتوں کا ذکر کیا گیا ہے اور اس میں چچا کی بیٹیوں ماموں کی بیٹیوں پھوپھی کی بیٹیوں اور خالہ کی بیٹیوں کا خاص طور پر نام لیا گیا ہے۔ اس کے بعد کیا کسی ڈاکٹری تحقیق کی گنجائش باقی رہ جاتی ہے؟

اس کے علاوہ سورہ نساء کی آیت ۲۲، ۲۳، ۲۴ کا مطالعہ کیجئے ان آیات میں ان رشتوں کا مفصل ذکر ہے جن سے نکاح کرنا حرام قرار دیا گیا ہے اگر کسی دوسرے قریبی رشتے سے نکاح حرام یا نقصان دہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ جو علیم وخبیر ہے اور اپنے بندوں کی فطری کمزوریوں کا واقف حال ہے وہ خود یہاں ان رشتوں کو بھی حرام کردیتا۔ مگر ان ساری آیات کو پڑھنے کے بعد ایسی کوئی بات سامنے نہیں آتی۔ اس لئے محض ایک طبی مفروضے کی بنا پر یقین کرلینا مسلمان کی شان کے شایان نہیں۔

اور پھر خود طبی لحاظ سے بھی یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے۔ دور حاضر میں بعض مسلم ڈاکٹروں نے جو اس کی تحقیق کی ہے اس میں اس خیال کو سرے سے باطل ثابت کیا ہے قریبی رشتہ داروں سے نکاح کرنے سے صحت یا نسل پر کسی قسم کا کوئی اثر نہیں پڑتا۔

لندن سے شائع ہونے والے عربی ہفت روزے المسلمون نے اپنی ۲۰ جون ۱۹۸۶ء کی اشاعت میں ڈاکٹر کبارتی کی ایک تحقیق کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ خیال مکمل طور پر باطل ہے کہ قریبی رشتہ داروں سے نکاح کرنے میں کوئی ضرر یا نقصان ہے۔ ڈاکٹر کبارتی نے جدید علوم کی روشنی میں اس نظریئے کو غلط ثابت کیا ہے۔

اس سلسلے میں بعض لوگ ایک روایت کا بھی ذکر کرتے ہیں جس کا معنی یہ ہے کہ قریبی رشتہ دار ایک دوسرے سے شادی نہ کریں۔ اس سے کمزور اور بیمار اولاد پیدا ہوتی ہے۔ اول تو اس حدیث کا احادیث کی کتب صحیحہ میں کوئی ذکر نہیں ہے۔ پھر یہ نص قرآنی کے خلاف ہے۔ پھر امت کا عملی اور فکری اجماع چودہ سو سال سے مسلسل اس کی نفی کررہا ہے اور پھر محدثین کی ایک بڑی جماعت نے اس حدیث کو موضوع اور من گھڑت قرار دیا ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص375

محدث فتویٰ